آستان مقدس حضرت فاطمه معصومه

رہنمائے زائر

حرم مطہر حضرت فاطمہ معصومہ(س)

اردو

آداب زیارت حضرت معصومہ علیہا السلام

۱۔ زیارت سے پہلے وضو کریں، پاک و پاکیزہ لباس پہنیں، خوشبو لگائیں۔
۲۔ حرم مطہر، انبیاءؑ اور فرشتوں کے نزول کی جگہ ہے لہٰذا پورے خضوع و خشوع کے ساتھ حرم میں داخل ہوں۔
۳۔ حرم میں داخل ہوتے وقت ظاہری ادب کا بھی لحاظ رہے۔
۴۔حرم مطہر میں وارد ہونے سے پہلے اذن دخول پڑھیں۔
۵۔ حرم مطہر میں جتنی دیر بھی رہیں زیارت، نماز، قرآن مجید کی تلاوت، دعا و مناجات میں مشغول رہیں اور غیر ضروری باتوں سے پرہیز کریں۔
۶۔ حرم مطہر سے باہر نکلتے وقت ضریح کی طرف پشت کرتے ہوئے نہ نکلیں۔
۷۔ حرم مطہر میں بلاوجہ بیٹھنے یا سونے سے پرہیز کریں۔
۸۔ حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کے حرم مطہر میں خاندان عصمت کی کچھ خواتین مدفون ہیں لہٰذا سب کی زیارت کی نیت سے ایک سلام اس طرح پڑھا جائے: السلام علیکنّ یا بنات رسول اللّٰہ و رحمۃ اللّٰہ و برکاتہ۔

حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی مختصر سوانح حیات

آپ کا اسم گرامی فاطمہ ، مشہور لقب معصومہؑ، پدر بزرگوار حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام مادر گرامی حضرت نجمہؑ خاتون جو آٹھویں امام کی بھی والدہ محترمہ ہیں لہٰذا حضرت معصومہ علیہا السلام اور امام رضا علیہ السلام ایک ہی ماں سے ہیں ۔

آپ کی ولادت با سعادت پہلی ذیقعدہ 173 ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔

باپ کی شہادت کے بعد آپ اپنے عزیز بھائی حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کی آغوش تربیت میں آگئیں 200 ہجری میں مامون عباسی کے اصرار پر حضرت امام علی رضا علیہ السلام مرو کی جانب روانہ ہوئے ۔

ہر شہر اور ہر محلّہ میں آپ کا والہانہ استقبال ہورہا تھا یہی وہ وقت تھا کہ جب آپ اپنی پھوپھی حضرت زینب سلام اللہ علیہا کی سیرت پر عمل کر کے مظلومیت کے پیغام اور اپنے بھائی کی غربت، مومنین اور مسلمانوں تک پہونچارہی تھیں اور بنی عباس کی فریبی حکومت سے اہلبیتؑ کی مخالفت کا اظہار کر رہی تھیں ،یہی وجہ تھی کہ جب آپ کا قافلہ شہر ساوہ پہونچا تو کچھ دشمنان اہلبیتؑ جن کے سروں پر حکومت کا ہاتھ تھا راستہ میں حائل ہو گئے اور حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے کاروان سے جنگ شروع کردی۔
جس کے نتیجہ میں کاروان کے تمام مردوں نے جام شہادت نوش فرمایا یہاں تک کہ ایک روایت کے مطابق حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کو بھی زہر دیا گیا ، بہر کیف حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا اس عظیم غم کے اثر اور زہر جفا کی وجہ سے بیمار ہو گئیں اب اس حالت میں خراسان کے سفر کو جاری رکھنا نا ممکن ہوگیا لہٰذا شہر ساوہ سے شہر قم کا قصد کیا اور آپ نے پوچھا اس شہر (ساوہ) سے شہر قم کا کتنا فاصلہ ہے ،اس دوری کو لوگوں نے آپ سے بیان کیا تو اس وقت آپ نے فرمایا: کہ مجھے قم لے چلو اس لئے کہ میں نے اپنے والد محترم سے سنا ہے: شہر قم ہمارے شیعوں کا مرکز ہے ۔
اس مسرت بخش خبر سے مطلع ہوتے ہی بزرگان قم کے درمیان ایک خوشی کی لہر سی دوڑ گئی اور وہ سب کے سب آپ کے استقبال میں دوڑ پڑے۔ موسیٰ بن خزرج جو کہ اشعری خاندان کے بزرگ تھے انھوں نے آگے بڑھ کر آپ کے ناقہ کی مہار کو تھام لیا۔ اور بہت سے لوگ جو سوار اور پیادہ تھے، پروانوں کی طرح اس کاروان کے ارد گرد چلنے لگے ۔
23/ربیع الاول 201 ہجری وہ عظیم الشان تاریخ تھی جب آپ کے مقدس قدم قم کی سرزمین پر آئے، حضرت کی سواری موسیٰ بن خزرج کے گھر کے سامنے رکی اور آپ کی میزبانی کا عظیم شرف موسیٰ بن خزرج کو نصیب ہوا۔

جناب معصومہ سلام اللہ علیہا نے صرف(17) دن اس شہر میں زندگی گزاری اور ان دنوں میں آپ اپنے خدا سے راز ونیاز اور اس کی عبادت میں مشغول رہیں ۔
جناب معصومہ سلام اللہ علیہا کی جائے عبادت اور قیام گاہ مدرسۂ ستیہ جو آج کل "بیت النور" کے نام سے مشہور ہے جو اب آپ کے عقید تمندوں کی زیارتگاہ بنی ہوئی ہے ۔
آخر کار دس ربیع الثانی 201 ہجری میں، قبل اس کے کہ آپ کی چشم مبارک آپ کے برادر عزیز حضرت امام رضا علیہ السلام کے چہرہ منور کی زیارت کرتی ، غریب الوطنی میں بہت زیادہ مصائب و آلام برداشت کرنے کے بعد بند ہو گئیں ۔
جس طرح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے جسم اطہر کی تجہیز وتدفین حضرت علیؑ کے ہاتھوں انجام پائی اسی طرح فاطمہ معصومہؑ کی تدفین امام رضاؑ اور امام محمد تقی علیہا السلام کے ہاتھوں انجام پا ئی۔
حضرت معصومہ کے جسم اطہر کی تدفین کے بعد موسیٰ بن خزرج نے ایک حصیری سائبان آپکی قبر اطہر پر بنادیا اسکے بعد حضرت زینب سلام اللہ علیہا جو امام محمد تقی علیہ السلام کی اولاد میں سے تھیں انھوں نے 256 ہجری میں پہلا گنبد اپنی عظیم پھوپھی کی قبر اطہر کے لئے تعمیر کروایا ۔
اسی وقت سے یہ عظیم خاتون کی تربت پاک ، محبان اہلبیت علیہم السلام کے لئے قبلہ گاہ ہو گئی، جہاں نماز مودت ادا کرنے کے لئے محبان اہلبیت علیہم السلام جوق در جوق آنے لگے عاشقان ولایت وامامت کے لئے یہ بارگاہ دارالشفاء ہو گئی جس میں مضطرب دلوں کو سکون ملنے لگا مشکل کشا کی بیٹی لوگوں کی مشکل کشائی کرتی رہیں اور نا امیدوں کے لئے مرکز امید بن گئیں ۔

زیارت کی فضیلت

شیخ صدوق نے صحیح سند کے ساتھ حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ :«مَنْ زَارَهَا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّة » «جو ان کی زیارت کرے گا اسے جنت یقینا نصیب ہوگی»

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: «انَّ للجنةِ ثمانيةَ ابوابٍ ثلاثةُ مِنها الى قمِ» «جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے تین اہل قم کے لئے ہیں»

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا ارشاد ہے :«مَنْ زَارَ عَمَّتِي بِقُم فَلَهُ الْجَنَّة» «جس شخص نے بھی قم میں میری پھوپھی کی زیارت کی وہ جنتی ہے»

حضرت امام صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے :«اِنَّ زِيَارَتُهَا تعدل الجنة» «ان کی زیارت کا صلہ اور اجر جنت ہے »

حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے : «يا سعد, مَنْ زَارَهَا فَلَهُ الْجَنَّة أَوْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّة » «سعد جو شخص بھی ان کی زیارت کرے گا اسکا اجر جنت اور وہ اہل بہشت میں سے ہوگا»

امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا: قم آشیانہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور شیعوں کی پناہ گاہ ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا عنقریب کوفہ مومنین سے خالی ہوجائے گا اور علم وہاں سے اس طرح جمع ہوجائے گا جس طرح سانپ اپنے کو سمیٹ کر بل میں چلا جاتا ہے، پھر علم ایک شہر سے ظاہر ہوگا جس کا نام قم ہے اور وہ مرکز علم و فضل قرار پائے گا۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قم کے اوپر ایک فرشتہ اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے ہے اور جو جابر وظالم بھی قم کے بارے میں برا ارادہ کرتا ہے خدا اسے ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قم کا نام قم اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس شہر کے لوگ قائم آل محمد علیہ السلام کے ہمراہ قیام کریں گے اور اسی راہ پر گامزن رہیں گے اور ان کی مدد کریں گے۔

خداوند عالم سے دعا گو ہیں کہ اس مقدس بارگاہ سے اپنی دنیوی واخروی مرادیں لے کر اپنے وطن واپس ہوں۔

ادارہ زائرین غیر ایرانی
fatemah.almasoumah@gmail.com